

مُحْرَوْح سلطان پوری

(۱۹۲۰ء – ۲۰۰۰ء)



اسرار حسن خاں مُحْرَوْح سلطان پوری، سلطان پور، اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ پھر انہوں نے لکھنؤ سے طب کی سند حاصل کی اور طبابت کا پیشہ اختیار کیا۔ لیکن جیپن سے ہی انھیں شاعری سے لگا تو تھا اور بہت جلد وہ طبابت چھوڑ کر صرف شاعری کرنے لگے۔ بعد میں وہ ممیٰ چلے گئے اور انہوں نے فلم کے لیے بہت سے مقبول اور مشہور گیت لکھے۔ ان کا شعر پڑھنے کا انداز ادبی حلقوں میں بہت مقبول ہوا۔ ان کا شمار ترقیٰ پسند غزل کے نمائندہ شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کے کلام کے مجموعے غزل، اور مشعلِ جاں کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔

مُحْرَوْح کو اقبال اعزاز (جسے عام طور پر اقبال سمتان کہتے ہیں) اور دادا صاحب چاکے کے لیوارڈ،
کے علاوہ بھی دیگر کئی انعامات و اعزازات سے نوازا گیا۔



4914CH15

غزل

ہم میں متاع کوچہ و بازار کی طرح اٹھتی ہے ہر نگاہ خریدار کی طرح
 وہ تو کہیں ہے اور، مگر دل کے آس پاس پھرتی ہے کوئی شے نگہ یار کی طرح
 سیڈھی ہے راہِ شوق پہ یوں ہی کہیں کہیں خم ہو گئی ہے گیسوئے دل دار کی طرح
 بے تیشہ نظر نہ چلو راہِ رفتگاں ہر نقش پا بلند ہے دیوار کی طرح
 اب جا کے کچھ گھلا ہنر ناخن جنوں زخم جگر ہوئے لب و رخسار کی طرح
 مجرد لکھ رہے ہیں وہ اہلِ وفا کا نام
 ہم بھی کھڑے ہوئے ہیں گنہ گار کی طرح

مجروح سلطان پوری

مشق

لفظ و معنی

متاع	:	سامان، پونچی
کوچہ	:	گلی
راہِ شوق	:	محبت کارستہ

خُم : طیڑھ، بل، پیچ
گیسوئے دلدار : محبوب کی زلفیں

تیشہ : کہدال، لہذا بے تیشہ نظر نہ چلو کے معنی ہوئے غور کرنے والی نگاہ
کو اس طرح استعمال کرو جس طرح کہدال استعمال کی جاتی ہے۔
یعنی پرانے خیالات جو دیوار کی طرح ہیں، انھیں اپنے غور و فکر کی طاقت سے برابر اور ہموار کر دو۔

رفتگان : گزرے ہوئے لوگ
نقشِ پا : قدموں کے نشان
اہلِ وفا : وفا کرنے والے لوگ

غور کرنے کی بات

- اس غزل کے اشعار میں انسان کی مختلف حیثیتوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ حیثیتیں ہیں: عاشق، انقلابی، نئی را ہیں نکالنے والا
- محروم کا شمار اس دور کے اہم ترین غزل گوشرا میں ہوتا ہے۔ ان کا تعلق اجمون ترقی پسند مصنفین سے تھا۔ ان کا کلام پُر اثر ہے اور تصعیح سے پاک ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1. راہِ شوق سے کیا مراد ہے؟ ایک جملے میں لکھیے۔
2. دوسرے شعر میں وہ تو کہیں ہے اور کس کی طرف اشارہ ہے؟
3. غزل کے مقطعے میں شاعر نے کیا بات کہی ہے؟

عملی کام

- غزل کو بآواز بلند پڑھیے۔
 - غزل کے اشعار کو خوش خط لکھیے۔
 - اس غزل کو زبانی یاد کیجیے۔
 - غزل میں استعمال کی گئی تشبیہات اور استعارات کی نشاندہی کیجیے۔
 - مطلب لکھیے۔
1. ہم ہیں متاع کو چہ و بازار کی طرح
اٹھتی ہے ہرنگاہ خریدار کی طرح
سیدھی ہے راہ شوق پہ یوں ہی کہیں کہیں
خُم ہو گئی ہے گیسوئے دلدار کی طرح
- 2.